بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۶ احسان ۱۳۴۶ ہش، ۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ، ۱۶ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۳۱

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۵ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

○ مکرم شیخ فیض قادر صاحب کراچی کی اہلیہ صاحبہ پر گزشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ ان کی بائیں ٹانگ میں معمولی حرکت ہے لیکن بائیں بازو میں کوئی حرکت نہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

مربیانِ سلسلہ کے لئے اعلان

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں شروع ہوگا۔ آپ اپنے حلقہ میں نوجوانوں کو تلقین فرمائیں کہ وہ اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کریں۔

جامعہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ لیکن ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۱ جون ۱۹۶۷ء کو اپنے ہاں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کریں اور رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں۔"

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا اور اس کی امیدیں ایک بُت ہیں اس بُت کا پاش پاش ہونا ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو دلوں میں قائم کرو تا ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے

"میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دنیا کے بُت کو عظمت دی گئی ہے اس کی امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے مقدمات، صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کے لئے ہے اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجرہ تازہ بتازہ پھل دے۔ اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا۔ یعنی کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دینِ کامل کی کہ وہ بات پاکیزہ درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑھ ثابت ہو اور جس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ سے یہ مراد ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں اور یقین کامل کے درجہ تک پہنچے ہوئے ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے۔ کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ کہ کیا اب یہ حالت ہے؟ بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے؟ اس بیمار کی کیسی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے؟ وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا اور کیا ہوگا؟ اس وقت مسلمان اَسْلَمْنَا میں تو بے شک داخل ہیں مگر اٰمَنَّا کی ذیل میں نہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو۔

غرض یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اس لئے میرے معاملہ میں تکذیب کے لئے جلدی نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنیوالے کی عقل تیز ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

وقفِ جدید سالِ دہم کے وعدوں کے متعلق ضروری اعلان

آسماں پر نصرتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

بعض جماعتوں کی طرف سے وقفِ جدید سال دہم کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے۔ چونکہ بجٹ میں امسال کافی اضافہ ہو چکا ہے اس لئے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ امراء کرام صدر صاحبان اور نمائندگان مجلس مشاورت وقفِ جدید کے متعلق حضور کے ارشادات بار بار احباب جماعت کو سنائیں اور جلد از جلد وعدہ جات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرماویں نیز وصولی چندہ کا بھی تسلی بخش انتظام فرما دیں۔ اور کم از کم یکصد روپے سالانہ ادا کرنے کی تحریک کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

(ناظم مال وقفِ جدید)

مسعود احمد جہلمی نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۷ء

بریں عقل و دانش بباید گریست

(۳)

آب پہلے آیت
وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ ○ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ وَھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَھُمْ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْہُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ (توبہ ۱۲-۱۳)

اور اگر (یہ لوگ) اپنے عہد و پیمان کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعنہ کریں۔ تو (ایسے) سرداران کفر سے لڑائی کرو۔ تاکہ وہ شرارتوں سے باز آجائیں۔ کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ اے (مومنو) کیا تم اس قوم سے نہیں لڑو گے۔ جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ دیں اور رسول کو (اس کے گھر) سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور تم سے (جنگ چھیڑنے میں) انہوں نے (ہی) ابتدا کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو (اگر ایسا ہے تو) اگر تم مومن ہو تو سمجھ لو کہ اللہ (تعالیٰ) اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

اس کا سیاق و سباق بھی دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بار بار بازنہ آنے کی قسمیں کھا کھا کر ان کو توڑ دیتے ہیں۔ ان خاص لوگوں پر اعتبار نہ کرو۔ اگر اب وہ حملہ کریں تو ان سے فیصلہ کن جنگ کرو اور ان کی طاقت کو اس طرح توڑ دو کہ وہ پھر فتنہ پیدا نہ کر سکیں۔

کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام پر امن لوگوں پر جو مسلمانوں پر حملہ آور نہیں ہوتے ناحق تلوار اٹھانے پر اکساتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔

ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو

آج مسلمانوں پر جو غیر اقوام کی طرف سے مصیبت آرہی ہے۔ اس کی بہت کچھ ذمہ داری ایسے ہی عالمان دین پر ہے۔ جو ذرا ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور جنہوں نے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اسلام کو ایک خوفناک دین بنا کر رکھ دیا ہے۔ حالانکہ حالت یہ ہے کہ ؏

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

اسلام ایک ایسا سادہ اور فطرت انسانی کے مطابق دین ہے کہ اگر ہمارے یہ خونخوار علماء اس کو آج کی حقیقت پسند دنیا کے سامنے پیش کریں تو دنیا اس تباہی سے بچ سکتی ہے۔ جو ملحدانہ مادی ترقیوں کی وجہ سے اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ یہ لوگ بجائے اس کے کہ اسلام کو بطور اسلام کے دنیا کے سامنے پیش کریں تلوار سے نسکر دنیا کو اس مغرور انسان کی طرح للکارتے ہیں جو کسی پہلوان کو للکارے۔ اس وقت تمام مادی طاقت غیر مسلم اقوام کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ایسی حالت میں محض مادی طاقت کے بل پر نعرہ زنی کیا معنی رکھتی ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ جب کوئی طاقتور دشمن حملہ کرے تو اس کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور گھٹنے ٹیک دینا چاہئیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ طاقتور ہوتے ہوئے بھی خواہ مخواہ دوسروں سے الجھتا پھرے۔ چہ جائیکہ طاقت مقابلہ نہ ہو تو ایسا کرے۔ جب دشمن حملہ آور ہو۔ تو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ کر ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا جانا چاہیئے خواہ بظاہر اپنی طاقت کم ہی کیوں نہ ہو کیونکہ حق کے لئے قربانی دینا ہی اسلام ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ اوپر کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے غیر محارب اقوام سے خواہ مخواہ جنگ کرنے کی تعلیم دی ہے قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا اتہام ہے۔ ان آیات میں تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بالکل الٹ تعلیم دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر دشمن جنگ بند کر دے۔ تو تم بھی زیادتی نہ کرو۔ البتہ جب دشمن نے جنگ کا خود آغاز کیا ہو اور بار بار وعدے وعید اور قسمیں کھانے کے بھی باز نہ آئے۔ اور حملہ کرتا چلا جائے۔ تو ایسی صورت میں دشمن کو ایسی شکست دینی چاہیئے کہ وہ پھر نہ اٹھے۔ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں جیسے کہ مودودی صاحب کے تبصرہ نگار کہتے ہیں کہ

"خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے"

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر دشمن حملہ کرنے سے رک جائے تو تم بھی زیادتی نہ کرو۔ مگر یہ چودھویں صدی کے خود ساختہ مجتہد فرماتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اللہ تعالیٰ کو غلطی لگی ہے۔ چاہیئے کہ خواہ دشمن حملہ کرے یا نہ کرے تم آگے بڑھ کر طاقت سے اس کی گوشمالی کر ڈالو۔ لمبی جنگ کے دوران میں تو یہ صحیح ہے کہ دشمن کا زور توڑنے کے لئے خود حملہ کیا جائے۔ مگر ایسی صورت میں بھی جنگ کی نوعیت دفاعی ہی رہے گی۔ اس لئے مودودی تبصرہ نگار کی مولوی چراغ علی صاحب پر نکتہ چینی قطعاً جائز نہیں ہے۔ دراصل یہ اس ٹیڑھی ذہنیت کا نتیجہ ہے جو مودودی صاحب کی کج فکریوں کی وجہ سے ان لوگوں کی بن گئی ہوئی ہے۔

حدیث النبیؐ

نقد بہ نقد فروخت بہتر ہے

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا کُنَّا تَاجِرَیْنِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاْسَ وَاِنْ کَانَ نَسَاءً فَلَا یَصْلُحُ

ترجمہ:۔ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (بیع) صرف کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اگر نقد بہ نقد ہو تو کچھ خوف نہیں۔ لیکن ادھار ہو تو اچھی نہیں۔

(بخاری کتاب البیوع)

ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ انسانوں یا قبروں وغیرہ کو سجدہ کرنا کیوں جائز نہیں ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ صرف اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے۔ پس غیر اللہ کو سجدہ کرنا قرآن مجید کی رو سے حرام ہے۔

دوسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ بڑے بڑے بزرگ عالم حضرت بابا فرید گنج شکر کی قبر پر سجدہ کرتے ہیں۔ یہ کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ قبروں کو سجدہ کرنا اور قبروں میں نماز پڑھنا بھی منع ہے۔

شرک اور بُت پرستی سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے لیکن ہزاروں لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ اسی طرح کی غلطی پاکپتن شریف میں ہو رہی ہے۔ اہل حق علماء انہیں روکتے ہیں لیکن انسان اپنے طریقے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہی راہِ حق کی ہدایت فرماتا ہے۔

تیسرا سوال آپ نے یہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیدائش پر فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور نافرمان قرار پایا۔ جواباً گزارش ہے کہ فرشتے ہماری طرح کے جسمانی وجود نہیں ان کا سجدہ بھی ہماری طرح کا سجدہ نہیں لغت کی رُو سے سجدہ کے معنی اطاعت کے ہوتے ہیں۔ پس فرشتوں کا سجدہ مادی سجدہ نہ تھا وہ محض اطاعت کے معنوں میں تھا۔ اس لئے اُس سے یہ جائز نہیں ثابت ہوتا کہ انسان غیر اللہ کو سجدہ کیا کریں۔ دوسرے اس آیت کے یہ معنی بھی ہیں کہ فرشتوں نے سجدہ تو خدا کو کیا تھا لیکن وہ آدم کی پیدائش کی خوشی میں تھا کیونکہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کامل مظہر قرار دیا ہے۔ بہرحال فرشتوں کا سجدہ اس بات کی قطعاً دلیل نہیں ہے کہ انسان قبروں کو یا اپنے پیروں کو سجدہ کریں۔

آپ نے چوتھا سوال یہ فرمایا ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحؒ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ سجدہ جائز ہے۔ میرے سامنے ان کی کتاب کے الفاظ نہیں ہیں۔ اگر ان کا بیان قرآن مجید کے بیان کے مخالف ہے جیسا کہ مَیں نے شروع میں آیت درج کر دی ہے تو بہرحال ماننا پڑے گا کہ خدا ہی کا حکم مانا جائے گا نہ کسی اَور بزرگ کا۔ ہاں بعض لوگوں نے سجدہ کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک سجدہ عبادت کا اور دوسرا سجدہ تعظیمی۔ دوسری قسم کے سجدہ کو بعض لوگوں نے جائز قرار دیا ہے مگر یہ بھی ان کی غلطی ہے کیونکہ سجدہ بہرحال سجدہ ہے اور اُس سے شرک کے پیدا ہونے کے علاوہ سجدہ کرنے والے کی انسانیت داغدار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک اَور آیت میں فرمایا ہے :-

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ۔

جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ بلند آسمان سے گر کر گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد اس لئے فرمایا کیونکہ کائنات کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی ہیں۔ جب کوئی انسان درخت کو یا پتھر کو سورج یا چاند کو۔ انسان کو یا انسان کی قبر کو سجدہ کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنے بلند مقام سے نیچے گر جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسے اُس نے اشرف المخلوقات بنایا ہے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارا سر سوائے میرے کسی مخلوق کے آگے سجدہ میں نہ گرے۔ پس یہ انسانیت کے شرف کا سوال ہے اور خدا کی توحید کا معاملہ۔ اس لئے اسلام نے اللہ کے غیر کے سامنے سجدہ منع کر دیا ہے۔

درخواستِ دعا

برادرم خواجہ نور الحق صاحب چار پانچ روز سے دردِ گردہ کے باعث شدید بیمار ہیں انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماویں۔

(عبدالکریم خالد)

مشہور عالم مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کی طرف سے وفاتِ مسیح علیہ السلام کا اعتراف

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

مولانا عبید اللہ صاحب سندھی برصغیر پاک و ہند کی مشہور و معروف شخصیت تھے آپ دیوبند مدرسہ کے فارغ التحصیل تھے ہجرت کی تحریک کے وقت کابل چلے گئے۔ کابل سے روس اور وہاں سے ترکی اور ترکی سے مکہ معظمہ پہنچے۔ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان واپس آئے اور ۱۹۴۴ء میں وفات پائی۔ مکہ معظمہ میں قیام کے دوران آپ نے عربی میں "الہام الرحمان فی تفسیر القرآن" کے نام سے قرآن کریم کی تفسیر لکھی جو آپ کی زندگی میں شائع نہ ہو سکی۔ اب شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد کی طرف سے باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ ماہ جون ۱۹۶۷ء میں اس کا دوسرا حصہ شائع ہوا ہے جو سورۂ آل عمران اور سورۂ النساء پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وفاتِ مسیح علیہ السلام کے متعلق وہی موقف اختیار کیا گیا ہے جو احمدیت پیش کرتی ہے اور بڑی وضاحت سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کے چند اقتباس ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں :-

—(۱)—

آیت يَا عِيسٰى اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ .... کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"وَمَعْنٰى مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ وَاَمَّا مَا شَاعَ بَيْنَ النَّاسِ مِنْ حَيَاةِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهِيَ اُسْطُورَةٌ يَهُودِيَّةٌ وَصَابِئَةٌ فَقَدْ شَاعَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ رضؓ بِوَاسِطَةِ اَنْصَارِ بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الصَّابِئَةِ وَمِنَ الْيَهُودِ الْمُوَالِينَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لَا لِحُبِّهِ بَلْ اِنَّمَا اَشَاعُوهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ بُغْضًا فِي الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ"

(ص۲۹)

یعنی اِنِّي مُتَوَفِّيكَ کے معنے یہ ہیں کہ مَیں تجھے وفات دینے والا ہوں اور لوگوں میں جو عام طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے کا خیال پھیلا ہوا ہے یہ محض فضول قصہ ہے جو یہودیوں اور بعض غیر مذاہب کے لوگوں کا پھیلایا ہوا ہے۔ اور یہ خیال اصل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بنی ہاشم کے ذریعہ پھیلا جو غیر مذاہب کے لوگوں سے اور ان یہودیوں سے متاثر تھے جو حضرت علیؓ کے زمانہ میں بظاہر دوستی کے رنگ میں اسلام میں داخل ہوئے مگر بباطن وہ اسلام کے اور مسلمانوں کے دشمن تھے۔"

—(۲)—

زیر آیت "وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ" مولانا لکھتے ہیں :-

"فَضْلُ الْكَلَامِ فِي الْمَهْدِ ظَاهِرٌ فَلِذٰلِكَ حَمَلُوهُ عَلٰى مَا بَعْدَ النُّزُولِ مِنَ السَّمَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قُرْبَ الْقِيَامَةِ وَهٰذَا غَيْرُ صَحِيحٍ عَلٰى نَظَرِيَّتِنَا بَلْ بَقِيَ فِي الدُّنْيَا اِلٰى اَنْ صَارَ كَهْلًا وَعَلَّمَ النَّاسَ طَرِيقَتَهُ .... وَمَاتَ عِيسٰى وَهُوَ كَهْلٌ" (ص۴۲)

یعنی "مہد میں کلام کرنے کی فضیلت تو ظاہر ہے باقی رہا "کہل" کی عمر میں کلام کرنا تو اکثر لوگ اس کی حکمت نہیں سمجھے اس لئے قیامت کے قریب آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد کے زمانہ پر اس کو محمول کر لیا۔ لیکن ہمارے نظریہ کے مطابق یہ مفہوم ہرگز درست نہیں بلکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ رہے اور "کہل" کی عمر کو پہنچے اور تبلیغ و تعلیم کا کام کرتے رہے۔ اور "کہل" کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

—(۳)—

پھر آیت وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي

وَ اُمِّیَ اِلٰہَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَکَ ...... وَ کُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں :-

"اَلسُّؤَالُ یَرْجِعُ اِلٰی زَمَانٍ قَالَ النَّاسُ فِیْہِ اِنَّ عِیْسٰی اَمَرَھُمْ اَنْ یَتَّخِذُوْہُ ھُوَ وَ اُمَّہٗ اِلٰھًا وَ ھٰذَا الْقَوْلُ لَمْ یَحْدُثْ فِی النَّصْرَانِیَّۃِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ مَا تَۃِ الْاُوْلٰی مِنْ تَارِیْخِھَا فَاِنَّ ھٰذِہِ الْعَقِیْدَۃَ بِھٰذِہِ الصِّفَۃِ لَمْ تَکُنْ مِنْ قَبْلُ۔

وَعِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یُنْکِرُ فِیْ جَوَابِہٖ وُقُوْعَ الْحَادِثِ فِیْ حَیَاتِہٖ حَیْثُ یَقُوْلُ (وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ) یَعْنِیْ اَنَّ تَبِعَۃَ نَشْرِ ھٰذِہِ الْعَقِیْدَۃِ لَا تَقَعُ عَلَیَّ اِلَّا اِذَا کَانَ وُقُوْعُ ذٰلِکَ فِیْ حَیَاتِیْ وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ وُقُوْعُ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فِیْ حَیَاتِیْ (فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ) مَعْنَاہُ اَنَّ مَسْئُوْلِیَّۃَ ذٰلِکَ الْعَقِیْدَۃِ مَرْفُوْعَۃٌ عَنِّیْ وَ اَنَّہٗ حَدَثَ ذٰلِکَ بَعْدَ اَنْ تَوَفَّیْتَنِیْ۔" (صـ۵۳)

یعنی یہ سوال (ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰہَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ) اس زمانے سے تعلق رکھتا ہے جس میں لوگ یہ کہتے ہوں کہ عیسٰے علیہ السلام نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم ان کو اور ان کی والدہ کو معبود بنیں اور یہ عقیدہ عیسائیوں میں پہلی صدی کے بعد پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے ان میں یہ عقیدہ عیسائیوں میں موجود نہیں تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی زندگی میں اس عقیدہ کے پیدا ہونے سے انکاری ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ یعنی اس عقیدہ کے پھیلانے کی ذمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہوتی سوائے اس صورت کے کہ میری زندگی میں یہ عقیدہ پیدا ہوا ہو حالانکہ میری زندگی میں ایسا کوئی عقیدہ وقوع پذیر نہیں ہوا۔ "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ" کے معنی یہی ہیں کہ مجھ پر اس عقیدہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے کیونکہ یہ عقیدہ اس وقت کے بعد پیدا ہوا ہے کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔

(۴)

آیت بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ کے تحت لکھتے ہیں :-

"ھٰذِہِ الْکَلِمَۃُ لَیْسَتْ اَوَّلَ مَا قِیْلَ فِیْ حَقِّ عِیْسٰی فَقَطْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ بَلْ لَھَا نَظَائِرُ فِیْ مَنْ لَہٗ مَقَامٌ عَالٍ فِی الْاِجْتِمَاعِیَّۃِ الْاِنْسَانِیَّۃِ یَصِفُہُ الْقُرْاٰنُ بِالرَّفْعِ وَلِذٰلِکَ نَحْنُ نُؤْمِنُ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ الْمَسِیْحَ ...... اَیْ اَعْلٰی مَنْزِلَتَہٗ وَ اَمَّا الرَّفْعُ الْجِسْمَانِیُّ الَّذِیْ یَدَّعِیْہِ النَّاسُ فَلَا نَحْتَاجُ اِلَیْہِ فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰنِ۔"
(صـ۲۳۰)

"یعنی یہ پہلا لفظ نہیں ہے جو قرآن کریم میں صرف حضرت عیسیٰؑ کے لئے ہی استعمال کیا گیا ہو بلکہ اس کی اور بھی مثالیں ہیں جو قرآن کریم میں استعمال کی گئی ہیں۔ مفہوم اس کا یہ ہے کہ جس شخص کو انسانی اجتماعیت میں بلند اور عالی مقام حاصل ہو اس کیلئے قرآن کریم "رفع" کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اللہ تعالےٰ نے اسی معنی میں کیا ...... یعنی ان کو مرتبہ اور منزلت کے لحاظ سے بلند کیا۔ باقی رہا جسمانی رفع جو لوگ مراد لیتے ہیں تو تفسیر قرآن میں ہمیں یہ معنی لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

(۵)

نیز فرماتے ہیں :-

"وَلَا یَخْفٰی اَنَّ مَرْجِعَ الْعُلُوْمِ الْاِسْلَامِیَّۃِ بِاَسْرِھَا وَمَنْبَعَھَا ھُوَ الْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ وَلَیْسَ فِیْہِ اٰیَۃٌ تَدُلُّ صَرَاحَۃً عَلٰی اَنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَ اَنَّہٗ حَیٌّ۔" (صـ۴۹)

یعنی ظاہر ہے کہ تمام اسلامی علوم کا مرجع اور سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ اور اس میں کوئی ایک بھی ایسی آیت نہیں جس میں یہ صراحت ہو کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں۔"

(۶)

یہ ہے وفاتِ مسیح علیہ السلام کا برملا اعتراف جو مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نے اپنی تفسیر میں کیا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں تو علماء اور عوام پکار اٹھے کہ یہ کفر ہے اور انہوں نے آپ پر اور آپ کی جماعت پر اسی وجہ سے کفر کے فتوے لگائے مگر آج اس میدان میں ایک انقلاب برپا ہو چکا ہے اور جماعت کو فتحِ عظیم حاصل ہو چکی ہے۔ آج مخالفین اس مسئلہ پر بات کرنے کو بھی تیار نہیں۔ محقق علماء اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ مسیح فوت ہو چکے۔ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کی طرح مصر کے چوٹی کے علماء محمد عبدہ۔ رشید رضا اور محمود شلتوت نے بھی وفاتِ مسیح علیہ السلام کا اقرار کر کے اسے دنیا میں شائع کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۱ء میں بطور پیشگوئی یہ اعلان فرمایا تھا :-

"مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان سے عیسےٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسےٰ اب تک آسمان سے نہیں اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

اس پیشگوئی کا پہلا حصہ تو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا ہوا سب کو نظر آ رہا ہے دوسرا پہلو بھی انشاء اللہ تعالےٰ اپنے وقت پر ضرور پورا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

نیز فرماتے ہیں ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

لازمی چندہ جات کی بروقت وصولی کے لئے
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کا
ارشادِ گرامی

"پس یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ر اپریل ۱۹۶۶ء)

ناظر بیت المال (آمد)

میری والدہ صاحبہ

محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی

ہماری والدہ سیدہ صدیقہ بیگم اہلیہ محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم پرہ پور بھاگل پور ضلع بہار کے ایک کٹر غیر احمدی مولوی سید عبداللطیف صاحب مرحوم کی دختر تھیں آپ کی شادی بھاگلپور میں ہمارے والد محمد شمس الدین صاحب ابن قدرت اللہ صاحب سے ہوئی۔ اسی علاقہ میں احمدیت کے جان نثار خادم حضرت مولوی عبدالماجد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ نور اللہ مرقدہ کے والد ماجد تھے۔ تبلیغ ہدایت کے فرائض سرانجام دیتے تھے ان ہی کی تحریک پر ہمارے والد صاحب نے احمدیت سے وابستگی قبول کرلی۔ لیکن حالات اتنے ناسازگار تھے کہ احمدی ہونے کا اعلان نہ کرسکے دل میں خلش تھی کہ حق پر ہوکر اخفائے حق کر رہا ہوں کہ ایک دن خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگوں نے گھیر کر مجھے ایک میز پر کھڑا کرکے تختے باندھ دیا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ اسے تین گولیاں مارو اگر اسے گولی لگ گئی تو یہ جھوٹا ہے ورنہ سچا ہے۔ چنانچہ کسی نے مجھے گولیاں ماریں جو ایک میرے دائیں سے ایک بائیں سے اور ایک سر پر سے گزر گئی۔ جس پر میں نے شور مچایا کہ "میں سچا ہوں" یہ خواب والد صاحب نے مولوی عبدالماجد صاحب کو سنائی تو آپ نے فرمایا کہ آپ آپ اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیں آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ والد صاحب کے دل میں احمدیت کا اتنا جوش تھا کہ انہوں نے بڑے کاغذوں پر اپنے احمدی ہونے کا اعلان لکھ کر دیواروں پر لگا دیا جس پر مخالفت کی ایک آگ بھڑک اٹھی۔ دشنام طرازی اور مار پیٹ تک نوبت آئی لیکن آپ کا قدم استقلال سے استقامت کی طرف بڑھتا رہا۔ ہمارے نانا جان نے والد صاحب کے احمدی ہونے کی خبر سنی تو بہت مخالفت کی حتیٰ کہ والدہ صاحبہ سے کہا کہ شمس الدین کافر ہوگیا ہے۔ اب تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے تم ہمارے ساتھ چلو۔ والدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ مجھے تو یہ دین زیادہ پسند آیا ہے جو انہوں نے اب قبول کیا ہے۔ کیونکہ میں ان میں ایک نمایاں تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ میرے ساتھ سلوک پہلے سے بہتر ہوگیا ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ اب پکے مسلمان ہوئے ہیں۔

۱۹۲۱ء میں والد صاحب نے ترک وطن کا ارادہ کیا تو نانا جان نے پھر مخالفت کی اور کہا کہ "یہاں تمہارے سب رشتہ دار ہیں اور یہ تم کو بے سروسامان بے آسرا لئے جا رہا ہے" —— لیکن سب رشتہ داروں والدین اور وطن کو چھوڑ کر قادیان میں ہجرت پر آمادہ ہو جانا والدہ صاحبہ کی فطری نیکی کا بہت بڑا ثبوت ہے اس وقت تک والدہ صاحبہ نے احمدیت قبول نہ کی تھی۔ قادیان آنے کے چند ماہ بعد والدہ

. . . .

- - - - - - - - - صاحبہ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا جو حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کے بالکل مشابہ تھے اس خواب سے متاثر ہوکر والدہ صاحبہ نے بیعت کرلی۔

والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ جب وہ ہجرت کرکے قادیان آئیں تو وہاں کی آبادی بہت کم تھی اکا دکا دور دور مکان تھے اور گھاس وغیرہ اگی ہوتی تھی۔ والد صاحب کام کے سلسلے میں قادیان سے باہر رہتے تھے اور والدہ صاحبہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ اکیلی رہتی تھیں مگر قادیان آنے کے بعد والدین اور بہن بھائیوں کو یاد نہ کیا فرمایا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت کی نعمت دی ہے۔ جس کے سامنے کسی اور کی یاد کفران نعمت ہے۔ قادیان آکر اہلیہ حضرت میر مہدی حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن پاک پڑھا متعدد سورتیں یاد کیں اردو پڑھنا سیکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب درثمین اور کلام محمود زیر مطالعہ رکھتیں والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں رہنے کی وجہ سے اُن سے غیر معمولی محبت کرتے تھے والدہ صاحبہ کو بھی خاندانِ مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت تھی اور سب کے لئے دعا فرمایا کرتی تھیں

ہم سب بہن بھائیوں کی تربیت والدہ صاحبہ ہی کی زیر نگرانی ہوتی۔ کیونکہ والد صاحب ملازمت کے سلسلہ میں باہر رہا کرتے تھے۔ بچوں کو ہر بات نرمی سے سمجھاتیں۔ اور خاص طور پر نماز کی تاکید کرتیں خود بھی التزام کے سے نماز پڑھتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک۔ درود شریف کے عہد میں بھی حصہ لیا۔ بچوں سے پوچھا کرتی تھیں کہ تم پابندی سے نماز پڑھتے ہو یا نہیں ہمارے والد صاحب فوت ہوئے تو سب سے چھوٹا بھائی عزیز ناصر احمد ۷ سال کا تھا اس کو والد صاحب کی غیر موجودگی کا احساس نہ ہونے دیا اور باوجود ناسازگار حالات کے اسے اعلیٰ تعلیم دلائی ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں عمر بھر صبر و شکر گزار رہتیں۔ دعاؤں کی قبولیت پر بڑا یقین تھا۔ جب بھی کوئی مشکل آن پڑتی دعاؤں پر زور دینے کی تاکید کرتیں۔ دوسری جنگ عظیم میں جب بڑے بھائی قریشی محمود احمد سمندر پار جنگ پر گئے تو سب کو تسلی دیتیں اور دعائیں کرتیں جس کے نتیجہ میں بھائی جان بخیر و عافیت واپس آئے حالیہ پاک و بھارت جنگ میں بھی ہر وقت دعاگو رہتیں اور پاکستان کی فتح کی دعائیں مانگتیں درود شریف کثرت سے پڑھتیں کبھی کسی کی غیبت نہ کرتیں کسی کا ذکر برائی کے رنگ میں نہ کرتیں حتیٰ کہ کبھی کسی زیادتی کرنے والے سے بھی شکوہ نہ کرتیں۔ دشمن سے بھی نیک سلوک کی تلقین کرتیں۔

والدہ صاحبہ نے اپنی ساس اور بیوہ خالہ ساس کی دل و جان سے خدمت کی ان کی آخری بیماری میں ہر طرح کی خدمت کی اور کبھی اُف نہیں کی۔ الغرض والدہ صاحبہ نہایت ہی نیک متقی اور پرہیزگار خاتون تھیں تقریباً تین سال قبل ذیابیطس کی تکلیف ہوگئی جس کا اثر خون میں ہوگیا۔ بیماری پیچیدہ ہوگئی اور دل متورم ہوگیا۔ بالآخر ۱۷-۱۸ اپریل کی درمیانی شب کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کی گئیں۔

اماں جان کی وفات سے ہمارے خاندان میں بزرگوں کا وجود ختم ہوگیا۔ بہار سے ہمارے تایا جان محمد عادل صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ صاحبہ (خدا تعالیٰ ان کو جنت نصیب کرے اور درجات بلند عطا فرمائے۔ آمین) ہمارے والد صاحب اور والدہ صاحبہ اور دونوں خاندانوں نے ہجرت کی تھی۔ ان سب میں ہماری والدہ آخری وجود کی حیثیت رکھتی تھیں۔ جو خدا تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ میں تمام قارئین الفضل سے عاجزانہ التماس کرتی ہوں کہ وہ میری پیاری امی جان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کے مطابق نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

امراء اور نائب امراء کرام کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

آپ کی خدمت میں بذریعہ خطوط اور اعلانات پہلے بھی گذارش کی جا چکی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ آپ کا اپنا رسالہ جس کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ قرار دیا ہے۔ آپ کی توجہ کا محتاج ہے۔ اگر آپ اس طرف تھوڑی سی بھی توجہ فرمائیں تو خریداروں میں معتدبہ اضافہ کی امید کی جا سکتی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

جا بجا تھوکنے
پیشاب کرنے سے
پاک سرزمین کو پاک صاف رکھئے۔

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کا جون کا شمارہ حسب معمول پانچ تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا گیا تھا۔ امید ہے اب تک تمام خریداروں کو مل گیا ہوگا۔ لیکن اگر کسی صاحب کو ابھی تک نہ ملا ہو تو مہربانی فرما کر اطلاع دیں تاکہ دوبارہ پرچہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے۔ ماہنامہ ''تحریک جدید'' حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آسمانی تحریک ''تحریک جدید'' کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقیات کا آئینہ دار ہے اور نہ صرف اپنے دوستوں کے دلوں میں یقین کی مشعل روشن کرتا ہے بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی خدمت اسلام کے لئے آمادہ کرنے میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ سالانہ چندہ اس قدر کم ہے کہ ہر شخص نہ صرف اپنے لئے آسانی سے منگوا سکتا ہے۔ بلکہ غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایا جا سکتا ہے۔

جون کے شمارے میں ''بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اسکے نتائج'' کی دوسری قسط پیش کی گئی ہے۔ اس قسط میں مغربی مفکرین کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی کی تفصیل پیش کرتے ہوئے مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر نے اس امر کا ثبوت پیش کیا ہے کہ اب الوہیت مسیح کی عمارت گرنی شروع ہو گئی ہے۔ ایک اور مضمون جو قارئین کی خاص دلچسپی کا باعث ہوگا کسر صلیب کے موضوع پر ہے۔ یہ مضمون علمی مذاکرہ کے ایک جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں پڑھا گیا تھا۔ مشرقی افریقہ اور یورپ میں تبلیغ اسلام کی بعض دلچسپ تفاصیل بھی پیش کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ایک اقتباس کے علاوہ حضور کے ایک فارسی شعر کی تشریح بھی پیش کی گئی ہے۔

آپ خود بھی اس رسالے کے خریدار بنیں اور کسی لائبریری۔ سکول کے طالبعلم یا کسی غیر احمدی دوست کے نام بھی لگوائیں۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے (مینیجنگ ایڈیٹر)

خریداران خالد اور تشحیذ الاذہان کیلئے ضروری اطلاع

جیسا کہ قبل ازیں بھی الفضل کے ذریعہ خریداران خالد اور تشحیذ الاذہان کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ ہر دو رسالوں کے پبلشر سید عبد الباسط صاحب کی وفات کی وجہ سے رسالے شائع کرنے میں قانونی روک پیدا ہو گئی ہے۔ پوری کوشش کی جارہی ہے کہ جلد از جلد نئے سرے سے اجازت مل جائے تا دونوں پرچے حسب معمول شائع ہونے لگیں اس سلسلہ میں خریداروں کی طرف سے کثرت سے خطوط موصول رہے ہیں۔ حتی الامکان انفرادی خطوط کا بھی جواب دیا جارہا ہے۔ مگر اب پھر اس اعلان کے ذریعہ اپنے کرم فرماؤں سے گذارش ہے کہ جب بھی اجازت مل گئی ہر دو پرچے بلا تاخیر شائع ہو کر ان کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ جتنے عرصہ تک پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ اس عرصہ کا چندہ اگلی مدت سے شمار کر لیا جائے گا۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

الحمد للہ کہ میرے داماد مکرم الحاج پیر مسعود احمد صاحب ہاشمی۔ امیر جماعت کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۹؍۵ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ مولود کے لئے اور ہمارے سب خاندان کی دینی اور دنیاوی بہتری اور ترقی کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد اسماعیل صدیقی ۵۲۰/۱۳ دار السلام سوسائٹی فیڈرل ''B'' ایریا۔ کراچی ۳)

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کو یہ بات بڑی ہی پسند ہے کہ اس کی دی ہوئی استعدادوں اور طاقتوں سے ہر لمحہ اس کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو۔

''جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے۔'' (الفضل ۱۰ جون ۱۹۶۳ء)

لہٰذا انصار اللہ کے تمام عہدیداران اور اراکین کی خدمت میں میری گذارش ہے کہ وہ ان ارشادات کی روشنی میں ''قیادت ایثار'' کے سلسلہ میں اپنی خدمات کا جائزہ لیں۔ اور گذشتہ تمام کمیوں کو پورا کر کے کامیابی کی شاہراہوں پر گامزن ہونے کی سعی فرمائیں۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(نائب قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین اور ناظمین تجنید متوجہ ہوں

بہت سی مجالس کو مجلس کی طرف سے رکنیت فارم بھجوائے جا چکے ہیں جو ابھی پُر ہو کر مرکز میں واپس نہیں آئے قائدین مجالس اور ناظمین تجنید سے التماس ہے کہ رکنیت فارم پُر کرنے کے کام کو التواء میں نہ ڈالا جائے۔ بلکہ اسکو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

دوسرے خانوں کے علاوہ ہر رکنیت فارم پُر کرنے والے رکن اور قائد مجلس کے دستخط ضرور ہوں۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بھرتی کا پروگرام

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت ماہ جون ۱۹۶۷ء درج ذیل ہے۔ بھرتی صبح آٹھ بجے ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱۷ - ۶ - ۶۷	ہفتہ	پپلاں	میانوالی
۲۰ - ۶ - ۶۷	منگلوار	جھنگ	جھنگ
۲۲ - ۶ - ۶۷	جمعرات	دفتر میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۲۷ - ۶ - ۶۷	منگلوار	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ سٹی	جھنگ
۲۸ - ۶ - ۶۷	بدھوار	محلہ ٹوانہ	سرگودھا
۳۰ - ۶ - ۶۷	جمعہ	بھکھر	میانوالی

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز فون ۲۶۲۲۳ دی مال لاہور

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۲۰ گولی بیس روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل مومنین کے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔
(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل $\frac{۱۸۷۴۷}{۱۰-۱۲-۶۶}$
میاں لال دین ولد شہاب الدین قوم کھوکھر پیشہ کاشتکار عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء دستی ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) اراضی زرعی ۳ ایکڑ واقعہ کھاریاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات قیمتی اندازاً -/۳۰۰۰ روپیہ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد کا ذریعہ پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ۲۔ اس کے علاوہ میرے بچے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ جو بھی جیب خرچ یا آمد ماہوار ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت $\frac{۱۲}{۶۶}$-۱۰ سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۳/۵۰
العبد :۔ نشان انگوٹھا میاں لعل الدین ولد شہاب ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔
گواہ شد :۔ ایم منظور احمد پسر موصی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں۔
گواہ شد :۔ رشید الدین مربی سلسلہ کھاریاں
راقم الحروف محمد صادق سب انسپکٹر وصایا حال کھاریاں۔

مسل $\frac{۱۸۷۴۸}{...}$ امنہ بی بی زوجہ میاں لعل دین قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۶۶}$-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ یکصد پچاس روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیور کوئی نہیں اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میرا کوئی ترکہ بعد وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۲) مجھے میرے بچوں کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ جو بھی جیب خرچ ہوگا۔ یا ماہوار آمد ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت $\frac{۱۲}{۶۶}$-۱۰ سے منظور فرمائی جائے۔
(شرط اول ۵۰-۳)
الامۃ :۔ نشان انگوٹھا۔ امنہ بی بی زوجہ لعل دین سکنہ کھاریاں۔
گواہ شد :۔ محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں
گواہ شد :۔ رشید الدین مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں
راقم الحروف : محمد صادق سب انسپکٹر وصایا حال کھاریاں۔

مسل $\frac{۱۸۷۴۹}{۴-۹-۶۶}$
آصفہ ممتاز زوجہ محمد رفیق ملک قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن کوہاٹ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۹}{۶۶}$-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔
(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔
(۱) نکلس طلائی وزن دو تولہ آٹھ ماشہ
(۲) انگوٹھی ” ” چار ماشہ
(۳) ٹاپس ” ” ۷ ماشہ
کل وزن ۳ تولہ ۷ ماشے۔
مالیت -/۳۴۴ روپے
(۳) سنگر مشین مالیتی -/۴۰۰ چار صد روپے ہیں اس جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
(شرط اول ۵۰-۳ روپے)
الامۃ :۔ آصفہ ممتاز
گواہ شد محمد رفیق ملک کوارٹر ماسٹر ملٹری اکاؤنٹس لائن کوہاٹ کینٹ۔
گواہ شد : رشید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا کوہاٹ

مسل نمبر ۱۸۷۵۰ :۔ میں خورشید عصمت زوجہ مرزا محمد سمیع صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت شرقی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۶۶}$-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے :۔
۱۔ حق مہر مبلغ دو صد روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور کوئی نہیں میں حق مہر کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور حق مہر کے ۱/۳ حصہ کی ادائیگی مبلغ -/۲۰۰ روپے بذریعہ رسید $\frac{۶}{۶۶}$-۳۰ یکمشت ادا کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر کوئی جائداد یا ذریعہ آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ الراقم محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔
الامۃ :۔ خورشید عصمت
گواہ شد :۔ چوہدری محمد صدیق ایم اے دار الرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد :۔ محمد علی احمد گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۵۲ :۔ میں محمد یعقوب ولد چوہدری عبد الرشید مرحوم قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ڈاکخانہ شاہدرہ ضلع لاہور صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ -/۲۵۶ روپے ماہوار ہے۔ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر یعنی $\frac{۱}{۶۷}$-۱ سے منظور فرمائی جاوے۔
(شرط اول -/۲۵۰ روپے)
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
العبد :۔ محمد یعقوب الحسیرٹ ڈائر گورنمنٹ بلیچنگ اینڈ فنشنگ سنٹر شاہدرہ۔ لاہور۔
گواہ شد :۔ احمد نواز۔ ۴ رستگر اسٹاف۔ شاہدرہ ٹاؤن، لاہور
گواہ شد :۔ نذیر احمد رشید مکان نمبر ۔ احمد سٹریٹ نمبر ۳ شاہدرہ لاہور

مسل نمبر ۱۸۷۵۵ :۔ میں رفیقہ ریحانہ زوجہ محمد یعقوب صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
(۱) میں نے مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر کے عوض خاوند سے دو پلاٹ زمین رقبہ ۲۰ مرلہ کالج کے نزدیک پہاڑ گنج کے ساتھ لی ہے جس کی قیمت تقریباً ساڑھے سات سو روپیہ ہے اس کے علاوہ میرے پاس تقریباً ڈیڑھ تولہ سونا کی دو انگوٹھیاں اور ٹکہ ہے۔ جس کی اندازاً قیمت -/۱۵۰ روپے ہے۔ کل جائداد کی قیمت تقریباً -/۹۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی . . . . .

- - - - - - - - - - - - -

. . . .

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اگر زندگی میں کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
(شرط اول ۵۰-۳ روپے)
الامۃ :۔ رفیقہ ریحانہ بقلم خود
گواہ شد :۔ نذیر احمد رشید مکان نمبر ۱۷ احمد سٹریٹ نمبر ۳ شاہدرہ لاہور
گواہ شد محمد یعقوب خاوند موصیہ۔

سلامتی کونسل نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف روسی قرارداد مسترد کر دی

اسرائیلی جارحیت کے سدباب کے لئے اب دوسرے ذرائع کا اختیار کرنا ضروری ہے روسی مندوب

نیویارک ۱۵ جون۔ گزشتہ رات سلامتی کونسل نے روس کی وہ قرارداد مسترد کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ عرب ملکوں کے خلاف اسرائیل کے جارحانہ حملہ کی مذمت کی جائے اور اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ عرب ملکوں کے مقبوضہ علاقوں سے اپنی فوجیں ہٹا لے اور انہیں ۱۹۴۹ء کی عارضی صلح کی خط تک واپس بلا لے۔ سلامتی کونسل میں کسی قرارداد کو منظور کرنے کے لئے ۹ ووٹ درکار ہوتے ہیں۔ جو روسی قرارداد کو نہیں مل سکے۔

رائے شماری کے بعد روس کے نمائندے مسٹر فیڈرینکو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس قرارداد کے نامنظور ہونے کے بعد مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی جارحیت کا سدباب کرنے کے لئے اب دوسرے ذرائع اختیار کرنے ضروری ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا میرے ملک کو امید ہے کہ دنیا کے تمام امن پسند ملک عرب ملکوں کی جائز جدوجہد میں ان کی حمایت کریں گے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نمائندے نے کہا ہم ناانصافی قبول نہیں کریں گے اور اسے ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ عراق کے نمائندے نے قرارداد کے استرداد پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب کوئی ملک یہ امید نہیں کر سکتا کہ عرب ملک اسرائیل سے صلح کی بات چیت کریں گے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب آغا شاہی نے کہا عرب ملکوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت سے میرا ملک براہ راست متاثر ہوا ہے اسرائیل نے جس طرح عرب علاقوں پر قبضہ جمایا ہے اس سے اسرائیل کی ملک گیری کی ہوس کے متعلق کسی شخص کے دل میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔

فرانس کے نمائندے نے کہا میں مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کی اصولی طور پر حمایت کرتا ہوں۔ کسی بھی ملک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ طاقت کے بل پر کسی علاقہ کو اپنے قبضہ میں لے اور پھر اسے طاقت کے بل پر اپنے قبضہ میں رکھے۔

امریکی نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے کہا کہ روسی قرارداد مشرق وسطیٰ کے تصفیہ کا کوئی حقیقت پسندانہ حل نہیں ہے۔ برطانوی نمائندہ نے اس امر پر زور دیا کہ عرب ملکوں اور اسرائیل کے درمیان صلح کی بات چیت کے لئے کسی مصالحت کنندہ کو مقرر کیا جائے۔

درخواستِ دعا

میری عزیزہ بچی امۃ المجید کا دل کا اپریشن مورخہ ۱۶ جون ۶۷ء بروز جمعۃ المبارک کراچی کے جناح ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم بچی کا اپریشن کامیاب فرمائے۔ اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبد السلام زرگر
عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ

نہر سویز نہیں کھولی جائے گی۔

قاہرہ ۱۵ جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیلی صحرائے سینا میں نہر سویز کے مشرقی کنارے پر موجود ہیں اس وقت تک نہر سویز نہیں کھولی جائے گی۔ کیونکہ مشرقی کنارا پر اسرائیلیوں کی موجودگی کے باعث نہر سویز میں جہاز رانی محفوظ خیال نہیں کی جا سکتی۔

ڈاکٹر سوباندریو کو عنقریب گولی مار دی جائے گی

جکارتہ ۱۵ جون۔ انڈونیشیا کے قائم مقام صدر جنرل سوہارتو نے کہا ہے کہ سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو اور تین دیگر سابق وزراء کو جو معزول صدر سوکارنو کے عہد میں برسر اقتدار تھے جلد ہی موت کی سزا دی جائے گی۔ جنرل سوہارتو نے یہ اعلان ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ اس کے ساتھ ہی سابق انڈونیشیا کی سپریم کورٹ کے تین ججوں نے یہ کہا ہے کہ ڈاکٹر سوکارنو پر بھی یقیناً مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان کے خلاف تحقیقات جاری ہے اور وہ اس وقت حقیقی معنوں میں زیر حراست ہیں۔

● تل ابیب ۱۵ جون۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اس وقت تک صحرائے سینائی کا قبضہ نہیں چھوڑے گا جب تک اسے جہاز رانی کی پوری آزادی دی جائے

صوبائی وزیر خزانہ نے ۲۷ لاکھ روپے کا فاضل بجٹ پیش کر دیا

مغربی پاکستان میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

لاہور ۱۵ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ سید احمد سعید کرمانی نے آج شام صوبائی اسمبلی میں ۶۸-۱۹۶۷ء کا فاضل بجٹ پیش کر دیا جس کے مطابق اس سال صوبائی حکومت کو ایک ارب ۹۳ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ اخراجات کا اندازہ ایک ارب ۹۳ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ اس طرح صوبائی حکومت کو اس سال ستائیس لاکھ روپے کی بچت ہوگی۔ نئے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

البتہ گزشتہ سال جو ٹیکس لگائے گئے تھے وہ جاری رکھے گئے ہیں۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ کراچی ضلع میں کشتیوں کی اندرونی آمدورفت پر نافذ کردہ ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر معاشرتی بہبود کے لئے کام کرنے والے اداروں سے ۵۰ روپے رجسٹریشن فیس نہیں لی جائے گی۔ اور ٹریڈ یونینوں کی رجسٹریشن کے لئے پانچ روپے فیس بھی ختم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ کم تنخواہ پانے والے افراد کی جماعتیں ٹیکس کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ رہائشی مکانات کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کے لئے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۰ء کے درمیان تین سال کے عرصہ میں تعمیر ہونے والے مکانات کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔ اگلے مالی سال کے دوران مغربی پاکستان میں زراعت اور پانی و بجلی کے ترقیاتی منصوبوں میں رابطہ پیدا کیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں گندم کی پیداوار ۵۰ لاکھ ٹن ہوگی۔ اس سے اگلے سال ۶۱ لاکھ ٹن اور ۱۹۷۰ء تک گندم کی پیداوار کا تناسب ۸۰ لاکھ ٹن پہنچ جائے گا

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس!

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ جولائی میں نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس منعقد ہو رہی ہے جس کا نصاب بھی الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے اس وقت تک بہت کم طالبات کی طرف سے اطلاع آئی ہے۔ تمام لجنات کوشش کریں کہ ابھی سے زیادہ سے زیادہ طالبات کو بھجوائیں۔ آنے والی طالبات کی لیاقت کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ اس سے کم پڑھی ہوئی اگر اچھی عمر کی ہو اور اردو میں نوٹ لے سکتی ہو تو وہ بھی آ سکتی ہے۔ نصاب کے مطابق کتب ساتھ لائیں۔ اگر کتب ان کے پاس نہ ہوں اور وہ یہاں سے لینا چاہیں تو ابھی سے اطلاع دیں کہ کون کون سی کتاب ان کو چاہیئے۔ ان کے لئے کتب منگوا کر رکھ لی جائیں گی۔ قیام و طعام کا انتظام لجنہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن آنے سے قبل اپنے تمام کوائف سے اطلاع دے کر مرکزی لجنہ سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹینڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں جو کہ اسی روز حاضر آمدہ ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

پی ۷/۳۳۱ - اے/۴-۲-۶۲: سٹیل ملڈ اینگلز چینل، وائرز مختلف اقسام: ۱۰ آئٹمیں۔

قیمت ٹینڈر فارم و ڈاک خرچ ناقابل واپسی: ۱۵ روپے۔ تاریخ ہائے فروخت: ۱۲ جون ۱۹۶۷ء تا ۴ جولائی ۱۹۶۷ء۔ مقررہ تاریخ اور وقت: ۵ جولائی ۱۹۶۷ء بوقت ۸ بجے صبح۔ ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت ۵ جولائی ۱۹۶۷ء بوقت ½۸ بجے صبح۔

ٹینڈر فارم (ناقابل منتقلی) چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے دنوں کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے درمیان مذکورہ بالا قیمت نقد یا منی آرڈر کے ذریعہ ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتے ہیں (پوسٹل آرڈرز، چیک، بنک ڈرافٹس، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس مذکورہ بالا ٹینڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

صرف مقررہ ٹینڈر فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشیں ہی قابل غور ہوں گی۔

۱۸۳ (ل) - 1555

قادیان کا قدیمی مشہور عالم لاجواب بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اخبار، ڈاکٹر، رؤسا، امراء اور بڑے بڑے بزرگ مستعمل کر کے دیدار رگاہوں کو ضمیمہ اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے۔

سرمہ نور والوں کا!

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں، پیدا ہو کر مر جاتے ہوں
اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸/ روپے

کھوئی ہوئی طاقت

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

خریداران الفضل سے ضروری گذارش!

احباب جماعت اخبار الفضل کا چندہ براہ راست دفتر الفضل کو یا مقامی جماعت یا افسر صاحب بخشانہ کو بھجواتے ہیں اور بعض تفصیل نہیں لکھتے براہ مہربانی چندہ بھجواتے وقت پوری تفصیل درج فرمایا کریں۔ اگر اخبار جاری کرانا ہو تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے اور اگر پہلے سے خریدار نہ ہوں تو اس میں اس بات کی صراحت کر دی جائے تاکہ تعمیل میں تاخیر اور دقت پیش نہ آوے۔ (مینیجر الفضل)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
لائل پور ٹمبر سٹور ریل اجبارہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۴/۷/۶۷ کو چوتھی بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے بچی کے نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز زچہ اور بچہ کی صحت اور بچی کی درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالحمید جنرل سیکرٹری حلقہ سعود آباد۔ کراچی)

نیا سٹاک آگیا

مومن کلاتھ ہاؤس گول بازار میں کپڑے کا نیا سٹاک آگیا۔ مثلاً سنو فرائز پرنٹ ویلین، بہترین ساٹن، بورکیٹ۔ کریپ۔ پولسٹن پرنٹ ویلین بہترین دیاں لبز کی چادریں۔
اس کے علاوہ دیگر ریشمی و سوتی کپڑے خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔
دیانتداری ہمارا نصب العین ہے
پروپرائیٹر
سید محمد افضل شاہ، خواجہ عبدالمومن۔
قریشی مارکیٹ گول بازار۔ ربوہ

کالی دوا

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا مرکب۔ جگر تلی اور دل کی تمام امراض یرقان ضعف جگر بھوک کی کمی خون اور ہاتھ پاؤں پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کیلئے خدا کے فضل سے مفید اور کامیاب علاج۔
قیمت فی شیشی، تولہ تین روپے۔
دواخانہ رحمت ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں
سفر کریں۔ (مینیجر)

درخواست دعا

میری اہلیہ صغریٰ بی بی صاحبہ بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں ان کا پتہ کا اپریشن بروز بدھ ہوگا۔
جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار بشیر احمد ساکن احمد نگر نزد ربوہ)

پاکستان کی عظیم ترقی میں روزافزوں اضافہ برقرار رکھنے کیلئے

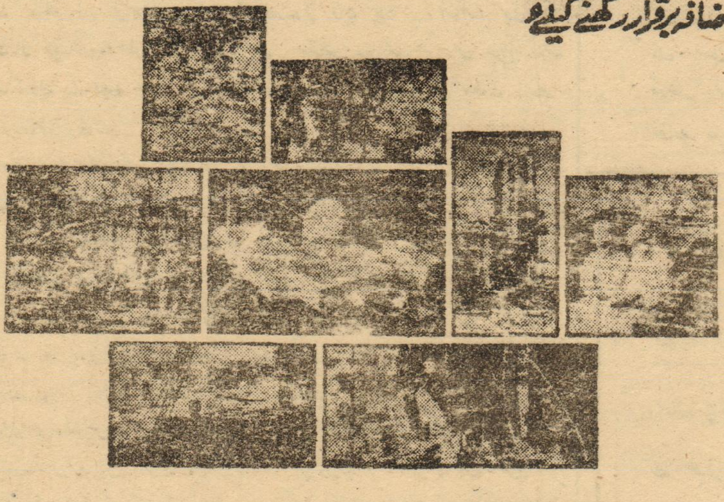

اس ½ ۵ ترقیاتی قرضہ میں سرمایہ لگائیے

ساڑھے پانچ فیصد قرضہ ۱۹۷۷ء بہ شرح فی ۱۰۰ روپے کے قرضہ کے لئے:
۱۵ر جولائی سے ۲۲ر جولائی تک ۱۰۰ روپے — ۲۳ر جولائی سے ۳۰ر جولائی تک ۱۰۰ روپے ۱۰ پیسے اس کے بعد ہر ہفتہ پر ۱۰ پیسے فی ہفتہ تا اختتام فروخت اضافہ ہوتا رہے گا۔

۔۔۔ فوری طور پر داخل کی جا سکتی ہیں — قرضہ کے لئے درخواستیں ۔۔۔ روپے سے متعلق تقسیم ہونے والی رقم کے لئے ہونی چاہئیں۔

قرضہ کی رقم نقد یا ۳ فیصد قرضہ ۱۹۶۷ء کے تمسکات کی صورت میں ادا کی جا سکتی ہے۔ قرضہ پر منافع کی ادائیگی ششماہی ہوگی یعنی ۱۵ جنوری اور ۱۵ جولائی کو ہوگی — منافع پر انکم ٹیکس واجب الادا ہوگا۔

تمسکات حکومت پاکستان کے قومی تبدیل کرنے کی بنیاد ۔۔۔

ادائیگی کے مقامات:-
اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تمام دفاتر۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کا کوئی دفتر نہیں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں اور سرکاری خزانے اور سب خزانے۔ جو مقامات پر اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک ۔۔۔ سرکاری خزانے۔

پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں مدد کیجئے

منجانب: وزارت مالیات حکومت پاکستان

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا۔ فی تولہ دو روپے مکمل کورس دگیارہ تولہ قیمت بیس روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

گزشتہ عشرہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۵ر جولائی تا ۲۳ر جولائی ۱۹۶۷ء

(۱) گزشتہ عشرہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دی ہیگ (ہالینڈ) ہمبورگ (مغربی جرمنی) اور کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا نہایت کامیاب دورہ فرما کر وہاں متعدد تقاریر فرمائیں اور ۲۱ر جولائی بعد جمعۃ المبارک حضور نے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمایا۔

حضور ۱۴ر جولائی بروز جمعہ زیورک سے ہیگ تشریف لے گئے جہاں حضور نے مسجد احمدیہ میں نماز جمعہ پڑھائی بعد ازاں حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس میں اخباری نمائندے بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے نیز ریڈیو سے حضور کا انٹرویو نشر ہوا۔ اگلے روز حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں کثرت سے معززین نے شرکت کی اسی روز شام کو جماعت احمدیہ ہالینڈ کو حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی

ہالینڈ کے نہایت کامیاب دورہ کے بعد حضور ۱۶ر جولائی کو ہیگ سے ہمبورگ (مغربی جرمنی) تشریف لے گئے۔ ہمبورگ میں حضور نے ۱۶ر جولائی سے ۱۹ر جولائی تک قیام فرمایا۔ حضور کا ہمبورگ کا دورہ بھی خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر حضور کے دورے کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ہوئی۔ مقامی جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں صوبائی حکومت کے نمائندوں کے علاوہ بہت سے جرمن شامل ہوئے اور حضور کے خطاب سے بے حد متاثر ہوئے۔

مورخہ ۱۹ر جولائی کو رات دس بجے حضور ہمبورگ سے بذریعہ ٹرین کوپن ہیگن تشریف لے گئے۔ جہاں ریلوے سٹیشن پر سکنڈے نیویا کے احباب کی طرف سے حضور کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ مورخہ ۲۱ر جولائی بروز جمعہ سوا بجے بعد دوپہر حضور نے "مسجد نصرت جہاں" کا افتتاح فرمایا جو جماعتِ احمدیہ نے وہاں تعمیر کی اور جو ڈنمارک کی سب سے پہلی مسجد ہے افتتاح کی تقریب میں یورپ کے مبلغینِ اسلام، احمدی احباب، غیر ملکی سفیروں، ڈنمارک کی سربرآوردہ شخصیتوں اور معزز شہریوں نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں عالمی اخبارات کے نمائندے بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر حضور کا ایک خصوصی انٹرویو بھی نشر ہوا۔ مسجد کے افتتاح کی خبر پر مشتمل روزنامہ الفضل کا خصوصی شمارہ شائع کیا گیا۔

ہیگ ہمبورگ اور کوپن ہیگن سے حضور نے بذریعہ تار جملہ احباب جماعت کے نام محبت اور سلام کا تحفہ ارسال فرمایا نیز دورۂ یورپ کی نمایاں کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھنے کی تحریک فرمائی۔ کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمانے کے بعد حضور نے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام ایک تار ارسال فرماکر آپ کی وساطت سے دنیا بھر کی لجنات اماء اللہ کو خود اپنی طرف سے اور سکنڈے نیویا کے احمدیوں کی طرف سے مبارک باد دی کیونکہ جملہ لجنات نے اس مسجد کی تعمیر میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر ایک بار پھر قربانی و ایثار کی نہایت درخشندہ مثال قائم کر دکھائی ہے۔

احباب حضور کے سفر یورپ کی غیر معمولی کامیابی اور حضور کی کامیاب اور بخیر و عافیت مراجعت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں مری میں قیام فرما ہیں۔ آپ نے ایک پیغام میں فرمایا ہے کہ جو احمدی بہنیں اور بھائی آپ کو دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے ہیں آپ ان سب کے لئے درد دل سے دعا کرتی ہیں مگر آپ کے لئے ہر ایک کو جواب دینا مشکل امر ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۳- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ آج کل خیبر لاج مری میں قیام فرما ہیں۔ پچھلے دنوں آپ کمر درد کی وجہ سے بیمار رہی ہیں نیز آپ کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر پھنسی نکل آئی ہے جو بڑھ کر بہت تکلیف دے رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۴- مورخہ ۲۱ر جولائی کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاءؔ صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے مسجد ڈنمارک کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے اور وہاں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہونے کے لئے دعا کی پُر زور تحریک فرمائی۔ نیز آپ نے حضور کی کامیاب اور بخیر و عافیت مراجعت اور باران رحمت کے نزول کے لئے بھی احباب کو خاص طور پر دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی

---

۵ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف جو عربی کی اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لبنان گئے ہوئے تھے مورخہ ۱۹ر جولائی کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے اسٹیشن پر بہت سے احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز میں واپس آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

۶- گزشتہ عشرہ میں بھی مسجد مبارک ربوہ میں روزانہ نماز مغرب کے بعد مجلس تلقینِ عمل کا انعقاد عمل میں آتا رہا۔ اور ہر روز پندرہ منٹ کی ایک تربیتی تقریر ہوتی رہی گزشتہ عشرہ میں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ، مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم حافظ عبدالسلام صاحب، مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے اہم تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا،

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱- ۱۲- ۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

وقف جدید سال دہم کے وعدوں کے متعلق ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے وقف جدید سال دہم کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے چونکہ بجٹ میں امسال کافی اضافہ ہو چکا ہے اس لئے یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ امراء کرام اور صدر صاحبان اور نمائندگان مجلس مشاورت وقف جدید کے متعلق حضور کے ارشادات بار بار احباب جماعت کو سنائیں اور جلد از جلد وعدہ جات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرکے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں اور کم از کم یک صد روپے سالانہ ادا کرنے کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو شامل کرنے کی کوشش فرماویں۔ وصول چندہ کا بھی خاص انتظام فرمادیں تاکہ امسال کوئی دوست بقایا دار نہ رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴